افکارِ معاصرین

دھرابی ضلع چکوال میں ظہورِ نعلین پاک کے تناظر میں

گستاخانِ رسولؐ کو گرفتار کریں

تحریر: حافظ مقصود احمد ایڈیٹر ماہنامہ ''دعوۃ التوحید'' اسلام آباد

ڈنمارک کے ایک اخبار نے رسول اکرم ﷺ کی خود ساختہ خاکے شائع کرنے کی جسارت کی تو پوری دنیا میں ہلچل مچ گئی، مسلمانوں کی غیرت جاگ اٹھی اور دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا، ڈنمارک کی مصنوعات کا ایسا بائیکاٹ کیا گیا کہ ڈنمارک حکومت کی عقل ٹھکانے آ گئی۔ مسلمانوں کے ازلی دشمنوں پر واضح ہو گیا کہ مقدس شخصیات کے خلاف لب کشائی انہیں بہت مہنگی پڑے گی، لہٰذا انہیں اپنے ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے ہی یوٹرن لینا پڑا۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ اسی قسم کی گستاخی اندرون پاکستان ایک مسلمان کرتا ہے تو ہزاروں لوگ اس کو داد دینے کے لئے ملک کے اطراف واکناف سے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ضلع چکوال کے گاؤں دھرابی میں (نعوذ باللہ) ۵ فٹ لمبا نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کا عکس بنا کر لوگوں کو دیدار کی دعوت دی گئی۔ اس خبر کا عام ہونا تھا کہ جہلاء غول در غول امڈ آئے، کسی کو ہوش نہیں آیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاؤں مبارک کے نشانات آج تک نہ تو مکہ مکرمہ میں کبھی دیکھے گئے اور نہ مدینہ منورہ میں! نہ کبھی عہد صحابہؓ میں آپؐ کسی صحابیؓ کے گھر دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آئے، نہ کسی تابعیؒ کے ہاں، نہ ائمہ اربعہؒ کے گھروں کو آپؐ نے کبھی اپنی آمد سے شرف بخشا، نہ محدثین کی مجالس حدیث میں کبھی آپؐ کی تشریف آوری ہوئی، نہ اپنے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرے اور شہادت کے وقت ان کے گھر آئے، نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کوفہ میں شہادت کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے، نہ ہی تاریخ اسلام کے المناک سانحہ حادثہ کربلا کے وقت آپؐ اپنے اہل بیت کے خیموں میں تشریف لائے، نہ کبھی ازواج مطہراتؓ کے گھروں میں آپؐ کے پاؤں کے نشانات دیکھے گئے، چودہ سو سال بعد چکوال کے ایک درزی کو کیا سرخاب کے پر لگ گئے کہ نبی اکرم ﷺ اس کے گھر ایک پاؤں پر تشریف لے آئے (نعوذ باللہ) پانچ فٹ کا نشان بنا کر اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کا نشان قرار دینا اسی طرح گستاخی ہے جس طرح ڈنمارک کے اخبارات نے کی تھی، اس مذموم حرکت کا مرتکب پرلے درجے کا خبیث اور ملعون شخص ہے، اسے پاکستان کے آئین میں گستاخِ رسول کیلئے تجویز کردہ سزاؤں میں سے سخت ترین سزا دینی چاہیے، تاکہ آئندہ کسی کو ایسی حیثیانہ حرکت کی جرأت نہ ہو سکے۔ بالفرض اگر مغربی اخبارات کو اس خبر کا علم ہو جائے اور وہ مذکورہ خود ساختہ پاؤں کی تصاویر لے جائیں اور اپنے ذرائع ابلاغ پر اسے مسلسل نشر کرنے لگیں تو انہیں کون روک سکتا ہے؟

حکومت کو چاہیے کہ پاکستان میں جہاں کہیں بھی کوئی شعبدہ باز اس طرح نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی چیز منسوب کرے تو اسے اپنے ذرائع اور تمام ٹیکنیکل وسائل سے چیک کرے تاکہ اس کا فوری طور پر مؤاخذہ ہو سکے، گزشتہ سال کی بات ہے کہ ہری پور اور ٹیکسلا کے درمیان گندم کی فصل پر کیمیکل کا سپرے کر کے اس پر نبی اکرم ﷺ کا نام لکھا گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ فصل زیارت گاہ عام وخاص بن گئی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ آنا شروع ہو گئے، اس طرح فصل کے مالکوں نے پتہ نہیں کتنا پیسہ کما لیا۔ اسی طرح اگر موضع دہرابی میں اس شعبدہ باز کو ایک دو مہینے مزید مہلت مل جاتی تو یہ بھی اپنی چالبازی سے خوب دولت لوٹتا۔

رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کے یہ واقعات درحقیقت ان واقعات کا تسلسل ہیں جن کا حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا اور آہستہ آہستہ یہ عقیدہ لوگوں کے ذہنوں میں رواج پانے لگا کہ نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس لوگوں کے گھروں یا ان کی مجالس میں تشریف لاتے ہیں، کتاب وسنت میں اس عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں، ہاں خواب میں رسول اکرم ﷺ کا کسی کو نظر آنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ لیکن اس کا بھی چرچا نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ امتی کا خواب کسی دوسرے کے لئے حجت نہیں، البتہ عام بیداری میں رسول اکرم ﷺ کا کسی کے پاس آنا کتاب وسنت سے قطعاً ثابت نہیں، اگر کوئی اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ دعویٰ ہی اس شخص کے جھوٹا ہونے کیلیئے کافی ہے، اگر وہ اپنے دعوے کی تشہیر کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس اس کے پاس تشریف لائے تھے، یا اس کے ہاں بحیثیت مہمان آپ نے کچھ وقت یا کچھ دن قیام کیا تو ایسا شخص بھی گستاخ رسول ہے۔ اسے بھی گرفتار کرنا اور قرار واقعی سزا دینا حکومت کا فرض ہے۔ دراصل ایسے واقعات اس سے قبل بھی رونما ہو چکے ہیں مگر کسی نے بھی ان کا نوٹس نہ لیا، اس قسم کے شعبدہ بازوں نے جب جھوٹے واقعات کے ذریعے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی، لوگوں کو اپنا مرید بنا لیا اور خوب دولت کما لی، تو ان کی دیکھا دیکھی اوروں کی بھی رال ٹپک پڑی اور انہوں نے مختلف چالیں چل کر لوگوں کی عقیدت سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔

اس سے بھی قبل ریاض گوہر شاہی نامی ایک شعبدہ باز نے ایسے من گھڑت واقعات کے ذریعے جھوٹی شہرت حاصل کی، ملک بھر میں اس کے اشتہارات آویزاں ہو گئے، ہزاروں لوگوں نے اس کی مریدی اختیار کر لی، بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آیا اور ذلت کی موت مرا، آج کوئی بھی اس کا نام لیوا نہیں، کیونکہ ہر وہ تحریک یا نظریہ جس کی بنیاد جھوٹ پر ہو بے شک وہ پوری دنیا میں شہرت حاصل کر لے مگر اس نے ایک دن ضرور اپنی موت آپ مرنا ہوتا ہے، جن تحریکوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر استوار کی گئی انہیں شہرت دوام حاصل ہوئی اور کسی کی مخالفت ان کا راستہ نہ روک سکی، اس کے برعکس جن تحریکوں کو ذاتی مفادات پر استوار کیا گیا یا جن کی بنیاد خالص عقیدے پر نہیں اٹھائی گئی انہیں بظاہر بڑی

پذیرائی حاصل ہوئی مگر مفادات کے خاتمے کے ساتھ ہی وہ تحریکیں دم توڑ گئیں، ان کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ﴿كذلك يضرب الله الحق والباطل فأما الزبد فيذهب جفاءً وأما ما ينفع الناس فيمكث في الأرض﴾ [سورۃ الرعد: ۱۷] ''اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے پس جھاگ تو خشک ہو جاتی ہے مگر جو چیز لوگوں کو فائدہ دینے والی ہے وہ زمین میں برقرار رہتی ہے''۔

اسی طرح لاہور کی بادشاہی مسجد میں بھی کچھ چیزیں تبرکات کے طور پر رکھی ہوئی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ جن میں سے نعلین کی چوری کا تذکرہ بھی اخبارات میں ہوتا رہا، یہ بات بڑی ہی تعجب خیز ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے استعمال کی چیزوں میں سے کوئی چیز نہ مکہ مکرمہ میں ہے نہ مدینہ منورہ میں، تو یہ چیزیں وہاں سے پاکستان میں کیسے پہنچ گئیں؟ استعمال کی کسی چیز کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کرنا بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ حدیث کی نسبت کرنا ہے، اگر محدثین کے اصول کے مطابق اس کی نسبت صحیح نہیں تو یہ دروغ گوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: (من كذب عليّ متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار) ترجمہ: ''جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے''۔ بادشاہی مسجد لاہور میں رکھے گئے تبرکات کی بھی محدثین کے اصولوں کے مطابق تحقیق ہونی چاہیے، سپریم کورٹ کے کسی جج کی سربراہی میں پینل تشکیل دیا جائے اور اس کی معاونت کیلئے پاکستان اور بیرون ملک سے معروف علمی شخصیتوں کی خدمات حاصل کی جائیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

اسی طرح بازاروں میں نبی اکرم ﷺ کے نعلین اور پاؤں کے عکس بھی کھلے عام فروخت ہو رہے ہیں۔ کیا نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں کیمرے موجود تھے جن سے یہ تصاویر لی گئیں؟ کیا کوئی یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ یہ واقعتاً نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کی ہی تصویر ہے۔ جب اس کی قطعی دلیل نہیں تو یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی گستاخی ہے۔ حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور ان کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کرنی چاہیے۔

اسی طرح لاہور میں مادھو لال کے دربار پر ایک پتھر پر نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کا عکس رکھا گیا ہے جو دیکھنے میں ہی جعلی محسوس ہوتا ہے۔ اس عکس کی مشابہت انسان کے پاؤں سے ملتی ہی نہیں۔ چہ جائیکہ نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کا عکس ہو، اسی طرح بعض عیار لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے خود ساختہ موئے مبارک اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ جو خاص مواقع پر ان کی زیارت بھی کرواتے ہیں۔ اس طرح وہ تبرک کی آڑ میں لوگوں سے روپیہ پیسہ اینٹھتے ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنے ذرائع سے ایسے مکار لوگوں کا بھی کھوج لگائے اور جہاں بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کردہ تبرکات کی آڑ میں کاروبار ہو رہا ہے اس پر پابندی عائد کرے اور ذمہ داروں کو عبرت ناک سزا دے۔